ڈاکٹر مظفر احمد صاحب آف امریکہ کی شہادت

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲؍ اگست ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے یہ آیات تلاوت فرمائیں:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ
الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ
بِشَىْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ
وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۶﴾ الَّذِيْنَ اِذَآ
اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۷﴾
اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ (البقرہ: ۱۵۴-۱۵۸)

اور پھر فرمایا:

آج میں جماعت کو ایک گہرے غم میں لپٹی ہوئی خوشی کی خبر سنانا چاہتا ہوں۔ بعض سننے والے یہ تعجب کریں گے کہ کیا ایسی بھی کوئی خوشی کی خبر ہو سکتی ہے جو گہرے غم میں لپیٹ کر پیش کی جائے تو ان کو میں یہ بتاتا ہوں کہ ہاں ایک خبر ایسی ہی ہے جو بڑی خوشی کی خبر ہے لیکن ہمیشہ غم میں لپیٹ کر پیش کی جاتی ہے اور وہ شہادت کی خبر ہے۔ شہادت میں یہ عجیب بات نظر آتی ہے کہ وہ بڑی عظیم

بشارت اور خوشی کی خبر ہونے کے باوجود ایک گہرا غم بھی پیدا کر دیتی ہے۔

جس شہادت کا میں ذکر کرنے لگا ہوں وہ ایک تاریخی نوعیت کی شہادت ہے اس لئے کہ امریکہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک مخلص احمدی نوجوان کو پہلی مرتبہ شہادت کا رتبہ عطا فرمایا ہے اور امریکہ کی سرزمین نے جو شہادت کا خون چکھا ہے وہ امریکہ کے لحاظ سے تاریخ احمدیت کا پہلا واقعہ ہے اور یہ شہادت ایک عظیم نوعیت کی شہادت ہے۔ ہمارے ایک نہایت ہی مخلص اور فدائی نوجوان ڈاکٹر مظفر احمد جو ڈیٹرائٹ میں رہتے تھے اور اپنے اخلاص اور دینی کاموں میں پیش روی کے نتیجہ میں انہیں قائد علاقہ امریکہ مقرر کیا گیا تھا اور پھر وہ جماعت ہائے امریکہ کے نیشنل سیکرٹری بھی رہے اور شہادت کے وقت اسی عہدہ پر فائز تھے۔ ان کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ انہیں اسلام کی تبلیغ کا موقع عطا فرمائے اور وہ اس سے مستفید نہ ہوں۔ چنانچہ آج سے تین روز قبل بلیک امریکنز میں سے ایک بدقسمت شخص ان کے گھر آیا اور تبلیغ کے بہانے سے ان سے کچھ دیر گفتگو کی۔ اس سے قبل بھی وہ اس وسیلہ سے آ چکا تھا اور ان کی مہمان نوازی سے بھی فیض یاب ہو چکا تھا۔ چنانچہ انہوں نے یہ سمجھ کر کہ یہ واقعۃً اپنی دلچسپی میں مخلص ہے ان کو پھر گفتگو کا موقع دیا۔ جب وہ اسے گھر کے باہر تک چھوڑنے کے لئے جا رہے تھے اور چھوڑ کر پلٹے ہیں تو اس نے فائر کر کے ان کو وہیں شہید کر دیا۔ اسی رات دو اور واقعات بھی ہوئے جس سے یہ پتہ چلتا تھا کہ یہ واقعات ایک بڑی گہری سازش کے نتیجہ میں رونما ہوئے ہیں۔ ایک واقعہ تو یہ کہ ہمارے دوست لئیق بٹ صاحب جو پہلے وہاں کی مقامی جماعت کے صدر تھے، اب بھی شاید ہوں، ان کے گھر پر بھی حملہ کیا گیا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ محفوظ رہے اور پھر اسی رات جماعت احمدیہ کے مشن ہاؤس کو بم سے اڑا دیا گیا۔ اس مشن ہاؤس کے متعلق صبح کے وقت جو پہلی خبر مجھے پہنچی اس میں تشویش کا ایک پہلو یہ بھی تھا کہ دو لاشیں وہاں سے دستیاب ہوئیں۔ فوری طور پر تحقیق کی گئی تو جلد ہی یہ تسلی ہو گئی کہ کسی احمدی کی لاش نہیں اور امریکہ کی جماعت میں کسی احمدی کے لاپتہ ہونے کا علم نہیں ہو سکا۔ لیکن بعد میں جب پولیس نے تحقیق کی تو اس واقعہ میں ایک عظیم الشان نشان نظر آیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حیرت انگیز تائیدی معجزہ ظاہر ہوا۔ ثابت یہ ہوا کہ وہی قاتل جو مظفر احمد کو شہید کر کے وہاں سے الگ ہوا اس کا ایک ساتھی بھی تھا اور یہ دونوں لئیق بٹ صاحب کے مکان پر حملہ آور

ہوئے اور وہاں سے یہ دونوں مسجد کو بم سے اڑانے کے نیت سے مسجد تک پہنچے لیکن اسی بم سے دونوں خود بھی ہلاک ہو گئے۔

امریکہ میں یہ واقعہ ایک بہت ہی بڑی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ جن لوگوں کو امریکہ کے حالات کا علم ہو وہ جانتے ہیں کہ وہاں اگر اس قسم کا قاتل ہاتھ سے نکل جائے تو اس کا کچھ بھی پتہ نہیں لگتا۔ بعض تنظیمیں ذمہ داری قبول کر لیتی ہیں اور پھر یہ معاملہ اسی طرح الجھے کا الجھا رہ جاتا ہے اور خصوصاً ایک کمزور اور نہتی اور معصوم جماعت جس کا ملک میں کوئی بڑا رسوخ نہ ہو اس کی خاطر تو کوئی بھی جدوجہد نہیں کر سکتا۔

پولیس کی تحقیق کے مطابق بلیک مسلم آرگنائزیشن اس جرم کی ذمہ دار ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو اسلام کے نام پر بعض غیر ممالک ایسی غلط اور مکروہ تعلیمات دیتے ہیں اور ان کے دل میں کچھ ایسا یقین جاگزیں کر دیتے ہیں کہ غیر مسلم کا قتل عام تمہیں غازی اور شہید بنا دے گا اور بغیر کسی وجہ کے غیر مسلم کا قتل تمہارے لئے جنت کی ضمانت ہے۔ یہ لوگ اس سے پہلے بھی کئی قسم کے بھیانک جرم کر چکے ہیں اور بڑے لمبے عرصہ تک تلاش کے باوجود اور کروڑوں روپیہ خرچ کرنے کے باوجود یہ پکڑے نہیں جا سکے۔ چنانچہ دو تین سال پہلے کی بات ہے سان فرانسسکو میں اسی قسم کے بھیانک قتلوں کی واردات کا ایک سلسلہ شروع ہوا۔ عموماً نوجوان جوڑوں کو اچانک ظالمانہ طور پر قتل کر کے پھینک دیا جاتا تھا اور ان کے اس طرح قتل کے پیچھے کوئی ایسا محرک نظر نہیں آتا تھا جس کے ذریعہ پولیس قاتلوں تک پہنچ سکے۔ چنانچہ ایسے چوبیس قتل ہوئے سارے امریکہ میں خوف و ہراس کی ایک لہر دوڑ گئی۔ یہ بہت ہی بھیانک جرائم تھے ایک ہی شہر میں یکے بعد دیگرے چوبیس قتل ہو جانا کوئی معمولی بات نہیں۔ امریکہ کی تمام Investigation Agencies نے بہت زور مارا لیکن یہ لوگ نہیں پکڑے گئے۔ بالآخر کسی اور جرم میں ایک شخص اتفاقاً پکڑا گیا۔ اس سے جب تفتیش آگے بڑھی تو پتہ لگا کہ یہ وہی گروہ ہے جو لوگوں کو قتل کیا کرتا تھا۔ ان سے کچھ ایسا لٹریچر بھی دستیاب ہوا اور کچھ انہوں نے خود بتا بھی دیا کہ ہمیں جو اسلام سکھایا گیا ہے اس میں یہی بتایا گیا ہے کہ ہر غیر مسلم کو قتل کر دو، جتنے زیادہ قتل کرو گے اتنے زیادہ ثواب کے مستحق ٹھہرو گے۔ پس وہاں بیچاری ایسی ہی کئی تنظیمیں ہیں جن کو اسلام کے ساتھ اس طرح متعارف کرایا جا رہا ہے۔ وہ معصوم لوگ ہیں ان کا اتنا قصور نہیں جتنا ان

لوگوں کا ہے جوان کو براہ راست یہ تعلیم دیتے ہیں اور ان کے سامنے اسلام کی یہ ’’تصویر‘‘ کھینچ رہے ہیں اور یہ معصومیت کے ساتھ ان کے قابو آجاتے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو پیشہ ور مجرم ہیں۔ان کو پیسے دیئے جاتے ہیں کہ یہ جرم کرو۔ چنانچہ جب یہ معاملہ پکڑا گیا اور پکڑا بھی اس طرح گیا کہ مرنے والوں میں سے ایک کی جیب سے ایک کارڈ صحیح سلامت نکل آیا اور اس کارڈ پر پولیس نے تحقیق شروع کی۔

اب اس میں ایک اور معجزانہ تائید کا پہلو یہ بھی ہے کہ وہاں امریکہ میں قاتلوں کو پھانسی نہیں دی جاتی۔قاتل پکڑے بھی جائیں تو ان کو موت کی سزا نہیں دی جاتی۔اس وجہ سے وہ اور بھی زیادہ دلیر ہو جاتے ہیں اور جہاں آرگنائزڈ کرائم Organized Crime ہوں وہاں شہادت پر بڑا دباؤ ڈالا جاتا ہے اور پھر جیلوں کو توڑ کر بھی قاتلوں کو رہا کروالیا جاتا ہے۔پس ایک احمدی معصوم کا قاتل بالکل صاف ہاتھ سے نکل کر بچ جاتا لیکن خدا کی تقدیر نے اسکو ایک قدم بھاگنے نہیں دیا اور اسی بم سے وہ دونوں ہلاک ہو گئے جس بم سے وہ مسجد کو اڑانے کے لئے آئے تھے۔ پولیس نے جب مزید تحقیق کی تو بعض بڑے ہی تکلیف دہ اور قابل افسوس اور قابل شرم پہلو سامنے آئے ہیں۔ چنانچہ پولیس کی رپورٹ یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کو ایک بدقسمت ملک کے مولویوں نے اپنے خرچ پر بلوایا اور وہاں ان کو اس بات کی تربیت دی کہ احمدی انتہائی قابل نفرت چیز ہیں ان کا قتل سب سے عظیم انعام تمہیں عطا کرتا ہے اور پھر دنیا میں پیسوں کا لالچ دیا اور عقبیٰ میں جنت کا۔ چنانچہ اس طرح تیار کر کے ان کو بھجوایا گیا۔ پس یہ دونوں کوئی اتفاقی جوش میں آنے والے لوگ نہیں تھے بلکہ ایک گہری سازش کے نتیجہ میں تیار کئے ہوئے دو ’’مجاہدین‘‘ تھے چونکہ عین وقت پر یہ کیس پکڑا گیا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے توقع ہے کہ مجرموں کا یہ سلسلے کا سلسلہ ننگا کر دیا جائے گا۔

بہر حال جو بھی واقعہ ہوا ہے اس سے اگر کچھ لوگوں کے دماغ میں یہ خیال ہے کہ احمدی ڈر جائے گا یا اس کے نتیجہ میں تبلیغ سے باز آجائے گا تو یہ ان کا بڑا ہی احمقانہ خیال ہے۔احمدی تو ڈرنے کی خاطر پیدا ہی نہیں کیا گیا، احمدی کے دل اور اس کے حوصلے سے ایسے لوگ واقف ہی نہیں ہیں۔احمدی تو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلام اور سپاہی ہیں لوگوں کی نگاہیں ہماری شان سے ناواقف ہیں، ان کو علم نہیں کہ ہم کون لوگ ہیں۔ہم یہ جانتے ہیں کہ قدم قدم پر اللہ کی نصرت ہمارے ساتھ ہے اس لئے اس بات کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ ڈیٹرائٹ امریکہ یا دنیا

کے کسی گوشہ میں اس قسم کی ظالمانہ حرکتوں کے نتیجہ میں احمدی تبلیغ سے باز آجائے گا۔ وہ تو بہر حال دعوت الی اللہ دے گا اور دیتا چلا جائے گا اور ایک سے سو اور سو سے ہزار اور ہزار سے لاکھوں داعی الی اللہ پیدا ہوتے چلے جائیں گے اس لئے کسی خوف اور خطرہ کا ہرگز مقام نہیں ہے۔ شہادتیں تو دعوت الی اللہ کا کام کرنے والی قوموں کے مقدر میں ہوتی ہیں اور یہ شہادتیں انعام کے طور پر مقدر ہوتی ہیں سزا کے طور پر مقدر نہیں ہوا کرتیں اس لئے میں ان لوگوں کو جو اس صدمہ سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں یعنی ڈیٹرائٹ کے لوگوں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ **اے ڈیٹرائٹ اور امریکہ کے دوسرے شہروں میں بسنے والے احمدیو! اور اے مشرق و مغرب میں آباد اسلام کے جاں نثارو! اس عارضی غم سے مضمحل نہیں ہونا کہ یہ ان گنت خوشیوں کا پیش خیمہ بننے والا ہے۔ اس شہید کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہے اور اس راستہ سے ایک انچ بھی پیچھے نہ ہٹو جس پر چلتے ہوئے وہ مرد صادق بہت آگے بڑھ گیا۔ تمہارے قدم نہ ڈگمگائیں، تمہارے ارادے متزلزل نہ ہوں۔** دیکھو! تم نے خوب سوچ سمجھ کر اور کامل معرفت اور یقین کے ساتھ اپنے لئے راستی کی وہ راہ اختیار کی ہے جس پر صالحیت کی منزل کے بعد ایک شہادت کی منزل بھی آتی ہے اسے خوف و ہراس کی منزل نہ بناؤ، یہ تو ایک اعلیٰ وارفع انعام کی منزل ہے جس پر پہنچنے کے لئے لاکھوں ترستے ہوئے مر گئے اور لاکھوں ترستے رہیں گے۔ خالدؓ بن ولید کا وقت یاد کرو جب بستر مرگ پر روتے روتے اس کی ہچکی بندھ گئی اور ایک عیادت کرنے والے نے تعجب سے پوچھا کہ اے اللہ کی تلوار! تو جو میدان جہاد کی ان کڑی اور مہیب منزلوں میں بھی بے خوف اور بے نیام رہا جہاں بڑے بڑے دلاوروں کے پتے پانی ہوتے تھے آج تو موت سے اتنا خوفزدہ کیوں ہے؟ تجھے یہ بزدلی زیب نہیں دیتی۔ خالدؓ نے اسے جواب دیا کہ نہیں نہیں خالد بن ولید موت سے خائف نہیں ہے بلکہ اس غم سے نڈھال ہے کہ راہ خدا میں شہادت کی سعادت نہ پا سکا۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ ذکر خالد بن ولید جلد اول صفحہ ۴۱۵ نمبر ۲۲۰۱۔ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۰ ذکر خالد بن ولید نمبر ۱۳۹۹) دیکھو یہ وہی خالدؓ تھا جو ہر میدان جہاد میں یہ تمنا لے کر گیا کہ کاش میں بھی ان خوش نصیبوں میں داخل ہو جاؤں جو اللہ کی راہ میں شہید کئے جاتے ہیں، یہ تمنا لئے ہوئے وہ ہر خطرہ کے بھنور میں کود پڑا، ہر اس گھمبیر مقام پر پہنچا جہاں سرتن سے جدا کئے جا رہے تھے اور گردنیں کاٹی جا رہی تھیں اور سینے برمائے جا رہے تھے اور اعضائے بدن کے ٹکڑے کئے جا رہے تھے لیکن ہر ایسے

مقام سے وہ غازی بن کر لوٹا اور شہادت کا جام نہ پی سکا۔ پس بستر مرگ پر اس سوال کرنے والے کو خالدؓ نے اپنے بدن کے وہ داغ دکھائے جو میدان جہاد میں کھائے جانے والے زخموں نے پیچھے چھوڑے تھے۔ اپنے بدن سے کپڑا اٹھایا اور اپنا پیٹ دکھایا اور اپنی چھاتی دکھائی اور اپنے بازو ننگے کئے اور کندھوں کے جوڑ تک اپنے داغ داغ بدن کا ماجرا اس کے سامنے کھول کر رکھ دیا اور کہا کہ دیکھو اور یہ دیکھو اور یہ دیکھو اور یہ دیکھو اور اے دیکھنے والے مجھے بتاؤ کہ کیا ایک انچ بھی ایسی جگہ تمہیں دکھائی دیتی ہے جہاں اللہ کی راہ میں خالدؓ نے زخم نہ کھائے ہوں لیکن وائے حسرت اور وائے حسرت کہ خالدؓ شہید نہ ہو سکا۔ یہ غم جو آج مجھے کھائے جا رہا ہے ان زخموں کے دکھ سے کہیں زیادہ جاں سوز ہے جو شوق شہادت میں میں نے کھائے تھے۔

پس اے اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کے دروازے سے راہ سلوک میں داخل ہونے والو! تمہاری زندگی کے سفر میں لازماً صالحیت سے بالاتر مقام بھی آئیں گے۔ خوب یاد رکھو! کہ یہ خوف و ہراس اور نقصان وزیاں کا راستہ نہیں بلکہ لامتناہی انعامات کا ایک پہاڑی راستہ ہے جس کے انعام کی ہر منزل پہلی سے بلند تر ہے۔ پس خوشی اور مسرت اور عزم اور یقین کے ساتھ آگے بڑھو۔

تبلیغ اسلام کی جو جوت میرے مولیٰ نے میرے دل میں جگائی ہے اور آج ہزار ہا احمدی سینوں میں یہ لو جل رہی ہے اس کو بجھنے نہیں دینا، اس کو بجھنے نہیں دینا، تمہیں خدائے واحد و یگانہ کی قسم اس کو بجھنے نہیں دینا۔ اس مقدس امانت کی حفاظت کرو۔ میں خدائے ذوالجلال والاکرام کے نام کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم اس شمع نور کے امین بنے رہو گے تو خدا اسے کبھی بجھنے نہیں دے گا۔ یہ لو بلند تر ہو گی اور پھیلے گی اور سینہ بہ سینہ روشن ہوتی چلی جائے گی اور تمام روئے زمین کو گھیر لے گی اور تمام تاریکیوں کو اجالوں میں بدل دے گی۔

اے احمدیت کے بدخواہو! تمہارے نام بھی میرا ایک پیغام ہے۔ **اے نگاہ بد سے اس لو کو دیکھنے والو سنو! کہ تم ہرگز اسے بجھانے میں کامیاب نہیں ہو سکو گے۔ یہ ارفع چراغ وہ نہیں جو تمہاری سفلی پھونکوں سے بجھایا جا سکے۔ جبر کی کوئی طاقت اس نور کے شعلہ کو دبا نہیں سکتی۔ چشم بصیرت سے دیکھو کہ مظفر آج بھی زندہ ہے بلکہ پہلے سے کہیں بڑھ کر زندگی پا گیا۔ پس اے مظفر! تجھ پر سلام کہ تیرے عقب میں لاکھوں مظفر آگے بڑھ کر تیری جگہ لینے کے لئے بے قرار ہیں۔ اور اے مظفر کے**

شعلہ حیات کو بجھانے والو! تم نے تو اسے ابدی زندگی کا جام پلا دیا۔ زندگی اس کے حصہ میں آئی اور موت تمہارے مقدر میں لکھ دی گئی۔

مذہبی آزادی کا قرآنی تصور تو ایک بہت پاک اور اعلیٰ اور ارفع اور وسیع تصور ہے اسے جبر و اکراہ کے مکروہ اور مجذوم تصور میں بدلنے والو اور اے مذہب کے پاک سرچشمہ سے پھوٹنے والی لازوال محبت کو نفرت اور عناد میں تبدیل کرنے والو! اے ہر نور کو نار میں اور ہر رحمت کو زحمت میں بدلنے کے خواہاں بدقسمت لوگو! جو انسان کہلاتے ہو۔ **یاد رکھو کہ تمہاری ہر سفلی تدبیر خدائے برتر کی غالب تقدیر سے ٹکرا کر پارہ پارہ ہو جائے گی۔ تمہارے سب ناپاک ارادے خاک میں ملا دیئے جائیں گے اور رب اعلیٰ کے مقدر کی چٹان سے ٹکرا ٹکرا کر اپنا سر ہی پھوڑو گے۔ تمہاری مخالفت کی ہر جھاگ اٹھاتی ہوئی لہر ساحل اسلام سے ٹکرا کر ناکام لوٹے گی اور بکھر جائے گی اور اسے پیش قدمی کی اجازت نہیں ملے گی۔ اے اسلام کے مقابل پر اٹھنے والی ظاہری اور مخفی، عیاں اور باطنی طاقتو! سنو کہ تمہارے مقدر میں ناکامی اور پھر ناکامی اور پھر ناکامی کے سوا کچھ نہیں اور دیکھو کہ اسلام کے جاں نثار اور فدائی ہم وہ مردان حق ہیں جن کی سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔**

اللہ تعالیٰ دکھائے گا، وہ دن دور نہیں کہ ہر وہ لفظ جو آج میں نے آپ سے بیان کیا ہے سچا ثابت ہوگا کیونکہ یہ میرے منہ کی بات نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا ایسا اٹل فیصلہ ہے جو کبھی تبدیل نہیں ہوا اور کبھی تبدیل نہیں ہوگا۔ احمدیت نے کبھی ناکام نہیں ہونا، کسی منزل پر ناکام نہیں ہونا آگے سے آگے بڑھنا ہے۔

پس اے دوستو! جو جماعت احمدیہ کی طرف منسوب ہوتے ہو، تم اللہ کی راہ میں جتنی زیادہ شہادتیں پیش کرنے کی توفیق پاؤ گے اتنی ہی زیادہ کامیابیاں تمہارے مقدر میں لکھی جائیں گی۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو اور جلد اسلام کی فتح کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۲/اگست ۱۹۸۳ء)